خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 106

Track 1

Time 01:01:57

۱۔قرآن پاک کی حکمت

... اعوذ با اللہ

... بسم اللہ

تلاوت سورۃ القرآن...

رسول اللہﷺ کی محفل میں اپنے ساتھ سے پہلے نوع انسانی کوانوار تجلیات کے با رے میں متوجہ دیتا ہے اور ہمارے اگر ہم کے پہاڑ اور یہ ایک قرآن کریم کی تجلیات سے پہاڑ واقف ہو جا تی ہے کہ کیفیت کویعنی ہم پہاڑوں کو قرآن پاک کو سمجھنے کا شعورعطا کردیتے تو پہاڑ اپنا وجود ختم کر دیتے اور ایک بہت بڑی اب اس میں غور طلب بات یہ ہے کہ جہاں تک قرآن پاک جتنے بھی قرآن پاک کے انوار اور تجلیات کا تعلق ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی طا قت کا بیان فرما تے ہیکتنی یہ طا قت ور ہے قرآن کے حصول ہے انوار ہے چو دہ سو سال سے مسلمان قرآن کوسینے سے بھی لگا یاہوا ہے ہقرآن کر یم کوسر پر بھی رکھا ہے قرآن کر یم پڑھتا بھی ہے لیکن کہیں بھی قرآن کی طا قت کامظا ہرہ نظر نہیںآیا اللہ نے جب فرمادیا قرآن اگر پہاڑ پرنا زل ہوجا تا ہم پہاڑ کی طرف دیکھتے اور انسان چودہ سو سال سے قرآن پڑھ رہا ہے اس کے اندرکو ئی تبدیلی ہی واقع نہیں ہوتی تو ظاہر ہے انسان جو کچھ قرآن میں پڑھتا ہے اور بر تا ئو ہے وہ برتا ئو یہ ہے کہ قرآن کے اندر جو تجلیات اور انوار ہیںاس کا انسان کو آتا پتا ہی نہیں ہے جانتا ہی نہیں ہے آپ معمولی سے تار میں کر نٹ بجھائیںغور کر یں اور غور کر یں تو اگر آپ کا ہا تھ جل گیا تو یہ بجلی کا تذکرہ ہے اگر آپ ہا ئیدروجن سے پتا ہی نہیں چلے گا یہ وہ بجلی ہے وہ انسانوں نے بنا ئی ہے اوار یہ تذکرہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اگر قرآن پہاڑوں پر نا زل ہو جا تا تو پہاڑ ریت میں تبدیل ہو جا تا تو سوچنے کی بات یہ ہے جو چو دہ سو سال سے قرآن پڑھ رہے ہیں وہ قرآن کے انوارو تجلیات سے ہم کیوں واقف نہیں ہیں ہجیسے کہ ایک آدمی ہے قرآن ہمارا ہے بھئی تم مسلمان کو قرآن کتاب عطا فرما ئی تو جس قوم کے پاس اتنی بڑی طا قت ہو کہ اس طا قت کے مشا ہدے میں پہاڑ ریت میں تبدیل ہو جا ئیں تو قوم غلام نہیں بن سکتی ہاب امریکہ جیسے غیر مسلم اقوام ہے ان کاعروج ہے ان کے پاس پیسے ہے ان کے پاس وہ ایک ایک منٹ

میں کئی کئی لا کھ آدمیوں کو تبا ہ اور بر باد کر سکتے ہیسطا قت ہی ہے اس
سے امریکہ کا ساری دنیا کا آدمی طا قت تو اس طا قت کی بنیاد پر آدمی ساری
دنیا کو غلام بنایا ہوا ہے اور آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی دی ہو ئی وہ طا قت ہے
جو پہاڑوں کو ریت میں تبدیل کر دیتی ہے اس کے با وجود ہمارے پاس طاقت ہے
ہم غلام ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن تو آپ کے پاس موجود ہے ہلیکن
آپ قرآن سے انوارو تجلیات سے واقف نہیں ہیں ہقرآن کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو
حکمتیں بیان کی ہیں آپ ان سے واقف نہیں ہیں نہ کو ئی آپ کو بتا تا ہے کہ
قرآن شریف میں آپ نے کتنی دفعہ یہ آیت پڑھی ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ پہاڑوں پر
قرآن نا زل کر دیتے تو پہاڑ ریت میں تبدیل ہو جا تے ہتو کیونہیں سوچتا مسلمان
جب قرآن اتنی بڑی طا قت ہے جیسے کہ بڑے بڑے پہاڑ میلو ں میل پہاڑ کو ریت
میں تبدیل کر نے کا تو یہ ہماری کتاب ہمیں بھی یہ حاصل کر تی ہے اور جب
مسلمان ہماری اس طا قت سے قرآن کی حکمت سے قرآن کی انوار سے قرآن
کے اندر اللہ تعالیٰ نے تجلیات سے واقف رہے مسلمان حکمراں رہے اور ساری دنیا
کی قومیں جو ہیں انہیں معلوم ہو تاہے ایسا تو نہیں ہے مسلمان جیسے آج ایسا
ہے تو ہمیشہ ہی ایسا تھا ایک زمانہ تھا آپ کے اسلاف کا زمانہ تھا کہ وہ جو آج
سائنسداں ہیں وہ تو کچھ بھی نہیں جا نتے تھے ہر چیز کے محتاج تھے مسلمان کے
اور آج صورت یہ ہے کہ وہ ہر چیز ان کے پاس ہے وہ مسلمانوں کے پاس نہیں ہ
اب جتنی بھی سائنس پڑ ھا ئی جا رہی ہے آپ کے جو علم کے درسگاہ ہیں تو
پور ہ پو رہ تو خود بھی کہتے ہیں سارا جو الیکٹریشن ہمارے پاس ہے وہ بالکل
اپنی ذہنی کا وش سے قرآنی حکمت کو تلاش کر تے ہیں ہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک
میں فرما تے ہیں ہم نے لو ہا نا زل کیااور اس میں انسانوں کے لئے لو ہے کی
صلاحیت کو استعمال سیکھو ہ...عربی آیت ...اور اس میں انسانوں کے لئے بے
شمار فا ئدے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ ہم نے لوہا نا زل کیا اور اس میں بے
شمار فا ئدے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ اب مسلمانونے لو ہے کے اندر قوت کو
تلاش کیا لو ہے کہ مخفی قوت کو تلاش کیا لو ہے مختلف طریقے سے لوہے کو
بولڈ کیا اس کے نتیجے میں آپ دیکھیں کیا ہوا ریل کی پڑی بنی ،ریل بنی،
چمٹابنا ،توا بنا ،چولھا بنا ،جہاز بنے آپ کے لئے طرح طرح کے چیزیں تخلیق ہو ئی
مثلاریڈیو ،ٹی وی آپ کہے کہ ریڈیو ٹی وی میں لو ہا ہی نہیں ہے کیسے نہیں ہے
آپ ذرادیکھیں اس کے اندر سارا لو ہا بھرا ہو ا ہے ہدو سری یہ اگر پلاسٹک کی با
ڈی کسی چیز کی ہے تو پلا سٹک کی با ڈی کے لئے لا ئی تو لو ہے کی بنتی ہے ہتو
اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں ہم نے لو ہانا زل کیا اور اس میں انسان کے لئے بہترین
منا فع اور فا ئدے رکھ دئیے ہتاکہ انسان لو ہے کی صنعت قائم کرکے حکمرانی
قائم کرکے پا نی کے جہاز میں لو ہا کام کر رہا ہے ،کشتی میں لو ہا کا م کر رہا
ہے ،بیل گاڑی میں لو ہا کام کر رہا ہے ،ٹانگے میں لو ہا کام کر رہا ہے ،رکشے
میں لو ہا کام کر رہا ہے ،گا ڑی میں لو ہا کام کر رہا ہے ،ہو ائی جہاز میں لو
ہا کام کر رہا ہے ،ہیلپ کوپٹر میں لو ہا کام کر رہا ہے لا سلکی نظام میںایٹم بم

میں کون سی ایسی طریقی ہے جس میں آپ کہے گے لو ہایہاں کام نہیں کر رہا
ہلیکن قرآن ہمارا ہے محمد رسو ل اللہ ہ بھی ہمارے ہیں ہےمیں ان کے امتی
ہو نے کا دعویٰ بھی ہے ہےم یہ بھی کہتے ہیں لیکن فا ئدہ نہیں ہے تو یہ اللہ
تعالیٰ کاایک نظام ہے جس سے ہم ہیااللہ تعالیٰ رب المسلمین نہیں ہیااللہ
تعالیٰ رب العالمین ہے ہاللہ تعالیٰ نے جو کچھ چیز پیدا کی کائنات میں وہ
مسلمانوں کے لئے تخصیص نہیں ہے وہ عالمین کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے
اب بھوک ہے کیا بھوک مسلمانونکو بھوک سے جس طرح ایک مسلمان فا ئدہ اٹھا
تا ہے اس طرح اییک کا فر بھی فا ئدہ اٹھا تا ہے اس طرح ایک مشرک بھی فا ئدہ
اٹھا تا ہے ہاور اسی طرح بھی فا ئدہ اٹھاتا ہے قرآن پاک قرآن پاک میں پو رے
عالمین کے لئے نا زل ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہو ئی چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی
بنا ئی ہو ئی تخلیق سے جو قوم فا ئدہ اٹھا نا چا ہتی ہے وہ قوم فا ئدہ اٹھا ئے
اللہ تعالیٰ نے فر ما یا انا اللہ ...عربی آیت ...کہ جو قومیں خود اپنے اندر تبدیلی
چا ہتے ہیں ان کے اندر تبدیلی ہو تی ہے جوقومیں اپنی تبدیلی نہیں چاہتی ان
میں تبدیلی نہیں ہو تی یہ اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے ایک سسٹم ہے کہ جو قوم
اللہ تعالیٰ کی بنائی ہو ئی تخلیق کے فا ئدہ اٹھانا چا ہتی ہے وہ تخلیق اس سے
فا ئدہ ہےہمطلب اب ایک سورج اللہ تعالیٰ نے بنایا اب ساری زمین پر سورج کی
آپا شی ہو تی ہے ہکہ سورج کبھی اس بات سے انکا ر نہیں کر تا کہ یہ پتے ہیں
یہ پھول ہییا یہ درخت ہییںہ نوع ہے یہ محل ہے یا یہ جھونپڑی ہے یہ ہندو ہے
یہ مسلمان ہے یہ بت پر ست ہے پانی ہے ہوا ہے آکسیجن ہے یا صورت حال یہ
ہے کہ ایک اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے فا ئدہ اٹھا نے کے لئے تخلیق اس کے ساتھ
ساتھ ہے ہماری بد نصیبی یہ ہے کہ ہم تخلیق کا حصہ ہے ایسا حصہ ہے جو اللہ
تعالیٰ کے جدید ان کے محبوب کی امت ہیں لیکن ہم عجیب اور غریب اللہ تعالیٰ
کی جو صنا عی ہے اللہ تعالیٰ کی جو پھیلا ئی ہو ئی نشا نیاں ہیں اسی رخ پر
قرآن ہمارا ہے نبی ہمارے ہیں ہتو لو ہے کہ جو مصنوعات بن رہے ہیں جو
ایجادات ہو رہی ہیں وہ مسلمانوں سے ہو نی چا ہئے یا غیر مسلم سے ایک چیز
تو آپ کی ہے نہ قرآن بھی ہمارا ہے اور ہے بھی ہمارا جیسے بھی ہیں ہرسول
اللہہ کی امانت ہے حضور پاک ہ بھی ہمارے ہیں اللہ بھی ہمارا ہے آپ یہ بتا
ئیں جن کا اللہ سیب نا طع ہو اللہ سے رشتہ ہو اللہ کے محبو ب کے جو امتی
ہیں قرآن ان کے پاس کتاب ہے تفسیر کا ئنات کے فا رمولوں کی دستا ویز اور
کتاب ہے وہاں قوم ذلیل و خوار نہیں ہو سکتی توب یہ ذلیل و خوار کیوں ہے یہ
ذلیل و خوار یوں ہے کہ ہم نے جو اللہ تعالیٰ کے ارشادات ہیں اللہ تعالیٰ کے جو
احکامات ہیاں پر کبھی غور نہیں کیا کبھی تفکر نہیکیا ہ جب تک غورو فکر
نہیں کر یں گے

آپ دنیا میں کسی بھی چیز سے فا ئدہ نہیں اٹھا سکتے ہآپ معمولی سے معمولی
کوئی چیز لے آئیں کیا وہ غورو فکر کے بغیر وہ چیز بن جا ئے گی ۔

C

بنا ئیں کیا

C

غو رو فکر کے بغیر بن سکتی ہے ؟آپ مٹی کا ہا تھی بنا ئیں کیا غو رو فکر کے بغیرہا تھی کی شکل بن سکتی ہے ؟تو یہ جب تک غو رو فکر نہیں ہو گا عمل نہیں ہو گا کو ئی چیز تخلیق اور ایجا د نہیں ہو تی ہےاللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فر ما تے ہیں اگر ہم قرآن کو پہاڑوں پر نا زل کر دیتے تو یہ دنیا کے جتنے بھی پہاڑ ہیں سب ریت میں تبدیل ہو جا تے ہاسکی کتنی طا قفت ہے اب مسلمان کے پاس تو قرآن ہے۔اب مسلمان قرآن سے کیا فا ئدہ اٹھا رہا ہے ہو نا تو یہ چا ہئے تھا جب اللہ تعالیٰ نے فرما یا قرآن میں اتنی طا قت ہے کہ پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جا تے ہیں۔تو ہمیں قرآن کے اندر جو مخفی طا قت ہے اسے تلاش کر نا چا ہئے ۔ہم نے مخفی طا قت کی تلاش کے بجا ئے قرآن سے کیا کام لیا کہ گھر میں قرآن شریف ہے رکھ دو جنا ت نہیں آئیں گے ۔ہم نے قرآن سے کیا کام لیا کہ اس میں سے وضائف پڑھو نو کر ی مل جا ئے گی آیتہ کر سی میںمخالفت نہیں ہوں میں خود بھی آیتہ الکرسی بتا تا ہوں ہمیں تو جو مسلمانوںکی حالت راز ہے وہ بتا رہا ہوں ہمسلمان ہی نہیں عیسائی ،ہندو جو کا رو بار میں تر قی کر تے ہیں ان کی تر قی کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ اپنا دماغ استعمال کرتے ہیں فکر کر تے ہیں محنت کر تے ہیں ہم نے قرآن کو تر قی کا ذریعہ بنا کے قرآن میں استفا بھی ہے قرآن میں عزت و مسطلنت بھی ہے ہقرآن آپ کے لئے بر کت کا ذریعہ بھی ہے ،قرآن آپ کے گھر کی حفا ظت کا بھی ذریعہ ہے قرآن میں بنیا دی بات تو یہ ہے کہ قرآن میں وہ طا قت ہے جوپہاڑوں کو ریت میں تبدیل کر تی ہے ہاگر ہم قرآن پاک کو محض اس لئے پڑھتے ہیں کہ ہمیں نو کر ی مل جا ئے تو مل جا تی ہے اگر ہم قرآن پاک کو اس لئے پڑھتے ہیں کہ ہمارے کا رو بار میں بر کت ہو جا ئے تو قرآن تو طا قت کا خزانہ ہے ہمارے پاس وہ ہمیں بر کت ہی دیتا ہے ہلیکن جب ہم قرآن کواس نقطہ نظر سے پڑھتے ہیں جب قرآ ن کے اندر پو ری کائنات کے تفسیری فا رمولہ موجود ہیںہم ان تفسیری فا رمولوں سے واقف ہو کر ایٹم بم بنا سکتے ہیں ،ہا ئیدوجن بنا سکتے ہیں ،لو ہے سے بھی کا ملے سکتے ہیں زمین سے بھی کا م لے سکتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں کیا ہو گا اور مسلمان قوم کے گھر میں خود با خود بر کت بھی آجا ئے گی ہپو ری مسلمان قوم اس میں بند بھی ہو جا ئے گی اور پو ری مسلمان قوم ذلت خواری کے جو اب آپ غور فرما ئیں کہ قرآن شریف میں پانچ دفعہ الحمد اللہ پڑھتے ہیں قل اللہ شریف جو بھی اس کی صورت حال ہو تی ہے پڑھتے ہیں لیکن کبھی ہم اس بات پر غور نہیں کر تے کہ یہ جو عشاء کی نماز میںسترہ رکعتیں ہیں سترہ رکعتیں میں کیا اثرات مرا تب ہو تے ہیں ہاب الحمد اللہ رب العالمین ...سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کو پیدا کرتا ہے اور عالمین پالتاہے پوستہ

ہے اور عالمین کے لئے وسائل فرا ہم کر تا ہے پڑھتے ہیں اب آپ بتا ئیے ہمارے
اندر کیا عقیدہ بن جا تا ہے اب فیکٹری میں کام نہیں کر تا وہ بے کا ر ہو جا تا ہے
وہ کہتے ہیں کہ اگر مالک ناراض ہو جا ئے اول تو بات یہ ہے کہ آپ کا مالک نا را
ض ہو جا ئے تو آپ سے کہ وہ آپ کے لئے وسائل فرا ہم کر تے ہیں بھئی آپ
مسلمان کا ما لک تو اللہ ہے آپ مالک بن جائیں اس کی خوشنو دی میں لگے ہو
ئے ہیں آپ ایمانداری سے اب جتنا آدمی ایک امیر میرا تو یہ تجر بہ ہو استر سال
کا یہ ہے کہ امیر رشتہ دار کسی کام نہیں آتا ہر خاندان میں امیر غریب ہو تے
ہیں اور غریب ہمیشہ کام آتا ہے لیکن دیکھنے میں یہ کہ عزت بھی ہمیشہ امیر
کی کر تا ہے غریب برابری کا بھی درجہ نہیں دیتا آپ بتا ئیں یہاں بیٹھے ہو ئے
ہیں کون خاندان میں غریب بھی ہو تے ہیں امیر بھی ہو تے ہیں پڑھے لکھے بھی
ہو تے ہیں جا ہل بھی ہو تے ہیں اور ارعلیٰ تعلیم یا فتہ بھی ہو تے ہیں با لکل
جاہل بھی ہو تے ہیں تو وہ کو ئی خصوصیت نہیں ہے کسی خاندان کی اب یہ
ہے کہ کسی خاندان میں زیادہ پڑھے لکھے نکلتے ہیں کسی میں کم مل جا ئیں گے
ایسا نہیں ہو سکتا آ پ کا جو روایہ ہے اس دنیا میں رہتے ہو ئے اللہ کے ساتھ
کیا وہ دنیا دا ری کے حساب سے اللہ کی شان کے مطابق ہے ۔ آپ غور کر یں
اللہ وہ اللہ ہے جو ہر چیز آپ کے پاس موجودہے اب یہ آپکے جسم میں خون دوڑ
کر رہا ہے ۔ آکسیجن کے بغیر تو خون دوڑ نہیں کر تا خون تودوران خون آپ کا
بن ہو جا ئے ہسپتال میں آپ کو لیجا کر ڈال دیں اور سلنڈر آپ کولگا دیں
آکسیجن کاتو آپ نے دیکھا ہو گا کس عذاب میں آدمی ہوجا تا ہے سلنڈر لگنے سے
ایک عجیب بھوکنے ہا ئے ہا ئے ...اللہ تعالیٰ بیٹھے بیٹھے بھی ہیں کھڑے بھی ہیں
سو بھی رہے ہیں جا گ بھی رہے ہیں کھیل بھی رہے ہیں کو د بھی رہے ہیں کا
رو بار بھی کر رہے ہیں سانس آرہا ہے اور پتا ہی نہیں ہے سانس کہاں سے
آرہا ہے کہاں جارہا ہے ۔آکسیجن کس کے اندر سانس آرہا ہے سانس جا رہا ہے
آکسیجن کس طرح پو رے جسم میں دماغ کے اندر سے سر تک آتا ہے ۔خون کو
صاف کر تا ہے ۔شریانویددیں گر دے وہا ں جناب پھر وہ خون دھل رہاہے ۔ کہ
جسم کے اندر جتنی خون کے اندر کثافتیں ہیں دھل رہی ہو تی ہیں گر دے میں
دھل رہی ہیں آکسیجن تو سب کام کر رہا ہے ۔تو سانس کے لئے با قاعدہ آپ
ساری زندگی میں اگر آپ نے دھا ئی تین کرو ڑ سانس تو لیتا ہو گا دھا ئی تین
کرو ڑ سانس تو آدمی لے لیتا ہو گا ۔زیادہ ہی لیتا ہو گا آپ نے اللہ کا زبانی لینا
دینا نہیں ہے یہ میں نے پہلے بھی آپ کو بتا یا تھا یہ ہڈیاں اب ساری ہڈیاں بنا لی
ہیں سائنسدانوںنے اسٹیکچر بنا یا اب شہر سے گھٹیا خریدیں تو دو کرروڑ کی دو
کروڑ کی نکلی ہیں کبھی خون رک جا ئے گا لیکن جو اصل تخلیق ہے ۔اب گردوں
کا آپریشن ہو تا ہے تین ساڑھے تین لاکھ رو پے لئے جا تے ہیں ۔اب ساڑھے تین لاکھ
رو پے تو آپ نے وہ خرچ کر دئیے ۔جوگر دے ہیں ہر مہینے آپ دوا لازماً کھائیے گر
دیکے آپریشن کے بعد گر دے کا آپریشن ہو گا آپ پھر بھی رہے ہیں شا دی وہ
نہیں کر سکتے محنت مزدوری کے کام وہ نہیں کر سکتے،پتھر وہ نہیں کاٹ

سکتااور اسی ہزار رو پے کا یہ خرچہ ہے چھ ہزار رو پے جو گر دے آپ کے اندر
کام کر رہے ہیں آپ کے خون کو خون کی کثافت کو ذہری ما دوں کو کے ذریعے
خارج کر رہے ہیں۔ پو رے جسمانی نظام آنکھ ہے۔ اب آنکھ کے اند ر ہزاروں پر دے
ہیں اگر وہ ہزارو ں پر دے نہ ہوں آنکھ کے اندر آپ دیکھ بھی نہیں سکتے اب
اندھے آدمی کو کھڑا کر دو اور اپنے آپ کو کھڑا کر دیجئے اس کے ساتھ اب پھر بتا
ئیں آپ میں اور اندھے آدمی میں کو ئی فرق نہیں ہے۔ ان آنکھونکے لئے اللہ تعالیٰ
آنکھیں ،ناک ہے، کان ہے ،منہ ہے ،پشاب بن ہو جا ئے میرے ابا جی نے مجھے ایک
واقعہ سنا یا کہ ایک با دشا ہ تھا اس کو تکلیف بہت ہو ئی بڑی آزمائشیں ہو
ئیںپشاب بن ہو گیا بڑے علاج ہو ئے جب علاج سے فا ئدہ نہیں ہوا تو وہ کہتے
ہیں کہ جب آدمی دنیا میںہر طرف سے ناکام ہو جا تا ہے تو اسے اللہ یاد آتا ہے
جب تک دنیا نا کامی نہیں تھی اللہ یاد نہیں آتا جب تو وہ پیسے یا د آتے ہیں تو
جتنے پیسے آپ کی جیپ میں ہیںاسی حساب سے ڈاکٹر بھی یاد آتا ہے۔ بڑی سے
بڑی چیز حالانکہ ڈاکٹر وہ سارے پڑھے ہو ئے ہو تے ہیں تو پتا چلا کہ ایک جنگل
میںوہ صاحب رہتے ہیں وہاںلوگ بھی جا تے ہیں علاج کر تے ہیں رو حانی اللہ
تعالیٰ شفا ء بھی دیتا ہے تو با دشاہ نے کہا انہیں بلا کر لا ئوتو جب با دشاہ کے کا
ررندرے انہیں بلانے گئے تو انہوں نے کہا بھئی با ت یہ ہے کہ میں با دشاہ کے
کسی کام کا نہیں ہو ں با دشاہ کے پاس میرا کو ئی کام نہیں ہے بھئی با دشاہ
کے پاس میں اس لئے جا ئوں کہ بھئی مجھے کو ئی کام ہویہ مجھے تو با دشاہ
میں کو ئی غرض ہے ہی نہیں فقیر آدمی بھئی میں با دشاہ کے کسی کام آسکتا
ہوںتو با دشاہ خود یہاں کیوں نہیں آتا تو اس کے مختصریہ تھی کہ با دشاہ خود
پہنچ گیا تکلیف میں سب کچھ ہو جا تا ہے سب کچھ یاد آجا تے ہیں یہ غرور تکبر
بڑا ئی سب ختم ہو جا تی ہے اگر آدمی پھنس جا تا ہے تویہ غرور تکبر ببھی ادھر
ہی ہے جب تک اللہ دے گا چا ہے تو وہ فقیر نے کہا بھئی ٹھیک ہے علاج تو ہو جا
ئے گا لیکن کو ئی چیز دینگے با دشاہ کا علاج ہے کی بات کو ئی نہیں ٹھیک ہے
آدھی سلطنت دے دو تو با دشاہ نے کہا جلدی لائو کا غذجلدی لا ئو بھئی کہا ں ہو
جلدی سے لکھ کر وہ جناب با دشاہ تو اس فقیر نے وہ چوٹکھی وٹلکھی کو ئی تا
ویز واویز دیا پیشاب کھل گیا بڑے شادیانے بجے بڑی خوشیاں ہو ئیں چرا غے ہو گیا
پو رے شہر میں با دشاہ کو صحت ہو گئی با دشاہ کو صحت ہو گئی۔مگر اب
صورت الٹ گئی ہے پیشاب رک نہیں رہا ہے اب وہ پیاس بھی لگ رہی ہے
پیشاب بھی آرہا ہے پیاس بھی لگ رہی ہے پیشاب بھی آرہا ہے پیاس بھی لگ
رہی ہے پیشاب بھی آرہا ہے پیاس بھی لگ رہی ہے پیشاب بھی آرہا ہے کیا کر
یں کیا کر یں اب جتنے شہر میں جنا ب کپڑوں والوں کی دکا نیں تھی پو رے کے پو
رے تھان اٹھ وا لئے سارے بھیگ گئے پیشاب نہیں روکا ادھر پیاس لگے ادھر پیشا ب
آئے کئی علاج کر وایا لیکن کو ئی فا ئدہ نہیں ہو ا پھر اس فقیر کے پاس پہنچ گئے
فقیر نے کہا بھئی آدھی اورلکھ دو عمر ہو جا ئو گے دعا کر یں گے اللہ میاں سے
اس نے آدھی بھی لکھ دی اب پھر محل میں آگیا صحت مند ہو گیا جب پو ری

طرح صحت مند ہو گیا تو وہ تو زمانہ بھی اچھے تھے آج کل کو ئی با دشاہ ہو تا
وہ تو بہ ایمان ہی ہو جاتا وہ با دشاہ نے جناب پھر پہنچا اپنے سر سے تاج اتار کر
ان کے قدموں میںرکھ دیا اور تلوار پیش کی کہ حضور اب تو وآپ ہی با دشاہ
ہیں یہ تاج آپ کے قدموں میں ہے اور تلوار میں اس لئے لیکر آیا ہوں میں آپ کا
سپا ہی ہو جو آپ حکم کر یں گے اب میں حا ضر ہوں میں آپ کا سپا ہی ہوں
تو فقیر نے یہ دیکھا اور دیکھ کر ہنسے فقیر ہنسے اس نے کہا بے وقوف آدمی
ہمیں اس سلطنت کا کیا فا ئدہ ہم تو تجھے یہ بتا رہے تھے کہ تیری سلطنت کی
قیمت پیشاب سے بڑھ کربھی نہیںصرف اگر غرور کر رہا ہے کہ میں با دشاہ
ہوںاس کو بند کر وا دو اس کو مار دو اس کو قتل کر وا دو اس کو پکڑ لو اس کو
یہ کردو تیری حیثیت پیشاب جتنی بھی نہیں ہے اور اپنا تاج بھی اٹھا اور اپنی یہ
کیا کہتے ہیں یہ جو تیرا محاہدہ ہے یہ بھی لیجا اوراور اس طرح کر انسان بن
کے آدم بن کہ اللہ نے تجھے عزت دی تو بھی اپنے عوام کو عزت دے ،اللہ نے تجھے
آرام دیا تو بھی اپنی عوام کو آرام دے ہم سب بیٹھے ہو ئے ہیں اب دیکھئے
ہمارے اندر میں سے کسی کا بھی پیشاب بند ہو جا ئے ہکیا ہم اپنا گھر با ر جا
ئیداد نہیں دے دینگے ہیہ پیدا ہو نے سے ستر اسی سال کا رو زانہ پیشاب کر تے
ہیں ہ بغیر تکلیف کے کتنے مرتبہ اللہ کا شکرکر تے ہیں آپ کبھی آپ نے یہ سو
چا کہ وہ کتنا بڑا ما لک اور قادر اللہ ہے جو ہمیں پیاس بھی لگا رہا ہے اور
جسمانی نظام کی صفا ئی کے لئے اس نے پانی کے انعکاس کا بھی انتظام کر دیا
ہے آپ روز سوتے ہیں اب اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فر ما تے ہیں کہ ہم تمہیں
رو ز ما ر دیتے ہیں رو ز زندہ کر دیتے ہیں ہوے بڑے بوڑو ں سے آپ نے سنا ہو گا
سویا مرا برابر آپ سو گئے مر ہی گئے نہ اس دنیا سے تو کو ئی آپ کانا طہ رشتہ
کچھ بھی نہیں رہا کسی کوکچھ پتا ہی نہیں ہے ہو کیا رہا ہے لیکن صبح کو پھر
آپ زندہ ہو کر بیٹھ جا تے ہیں تو اب اس رو ز مر نے کے بعد زندہ ہو نے کا آپ نے
کتنی دفعہ اللہ کا شکر ادا کیا ہے شکر تو آپ جب کر یں گے جب اللہ کی طرف
آپ کی توجہ ہو گئی ہشکر تو آدمی اس وقت کر ے گا جب اللہ تعالیٰ کی دی ہو
ئی نعمتوں کو یاد کر ے گا اس پر غورو فکرکر ے گا قرآن پڑھے گا تو کس لئے پڑھے کا
اس میں اللہ نے کیا فرمایا ہے یہ کتاب کیوں نا زل ہو ئی ہنو ع انسانی کی فلاح
کے لئے اس کتاب میں کیا ہے سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام نے کتنی اذیتیں
تکلیفیں بر دا ش کر کے یہ کتاب امت مسلمہ میں کیوں چھوڑی ہکیوں اس بات
کا حکم ہے کہ قرآن میں تفکر کرو غور کرو اگر آپ قرآن کے اوپر تفکر نہیں کر
یںہ اللہ پر بھی تفکر کر یں قرآن میں تفکر نہیں ہو گا تو سیدنا حضور علیہم
الصلوٰ ۃ والسلام کی با توں پر بھی عمل نہیں ہو گا ہحضور پاک نے خود فرمایا
کہ میں اپنی دو با ت چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور ایک اپنے وارث
اولاد کہہ لیجئے یا بیت کہہ لیجئے یاوہ علماء کہہ لیجئے جن کو علم حاصل ہوا
اب قرآ ن میں آپ جب غو رو فکر کر تے ہیں تو میں نے ایک دفعہ قرآن میں غورو
فکر کیا تھاابھی بھی کر تا رہتا ہوں پو را سال کر تا ہو ںْحضرت کا قصہ آپ

پرھ لیجئے ایک گدھا تھا ان کے پا س ایک بستی پر سے گزرے تو دیکھا کہ اتنی بڑی
بستی ہے اتنی بڑی آبا دی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ
یہ کہتے ہیں کہ یہ مر نے کے بعد ہم دو با رہ تمہیں اٹھا ئیں گے جسم کے ساتھ
دو بارہ آدمی اٹھ جا ئیں گے کیسے اٹھ جا ئیں گے ۔ایک گدھا تھا ان کے پاس ایک
شیطان تھا وہ کھا نا کھا رہا تھا تھوڑی دیر کے لئے لیکر سو گئے جب اٹھے تو
دیکھاکہ گدھا مرا ہوا ہے اورگدھے کی جو ہڈیاں ہیں وہ راگ میں تبدیل ہو گئیں
مٹی ہو گئی ہڈیاں تو بعد میں کھا نے کی خواہش ہو ئی تو ٹیفن دان کھولا تو کھا
نا میں نہ سڑان نہ خراب ہوا تو وہ حیران ہو ئے کہ گدھا تو مر گیا اور اس کی
ہڈیاں بھی راگ بن گئی اور یہ تو قولین بر سوں گزر گئے ۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا
یہ جو تیرے ذہن میں خیال کر رہے تھے نہ کیسے دو با رہ زندہ کرے گا تجھے تو
سوئے ہو ئے سو سال گزر گئےہے تو یہ نے سمجھ میں چند گھنٹے چند منٹ سو یا ہو
ں تجھے سو ئے ہو ئے سو سال گزر گئے ۔تم سو سال کے بعداٹھے ہو اب یہ ہڈیاں
سب سے دیر میں راگ ہو تی ہیں جسم کی کھا نا صیحح تھا یا قرآن میں اگر ہم
تفکر کر یں تو آج کل سائنس کی ٹائم اسپیس ٹائم کو کم کر یں ۔سائنس کی
ترقی کی بنیا د ہی یہ ہے کہ کس طرح ٹائم کوکم کر دیا جا ئے ۔حضرت سلیمان
علیہ السلام کا قصہ آپ دیکھ لیں تو وہا ں انہوں نے کہا ہے کو ئی جو تخت لے
آئے تو حضرت سلیمان کی تو حکومت پر ندوں پر بھی تھی پیڑوں پر بھی تھی ہوا
پر بھی تھی جنات پر بھی تھی دربار کو بھی سب ہی ٹوکتے تھے تو ایک جن نے کہا
...عربی آیت ...دربار میں بیٹھے ہو ئے ایک جن نے کہا اس سے پہلے کہ آپ دربا
رپر بر خواست کر یںمیں اس کاتخت ہو گا دربار میں آدمی بھی انسان بھی بیٹھا
ہوا تھا ...عربی آیت ...اس سے پہلے کہ آپ کی پلک جھپکے میں یہ تخت یہاں لے
آیا ۔پلک جھپک کے آنکھ کھلی تو بلقیس کا تخت 28 سو میل کے دربار میں موجود
تھا کیا یہ چا لس سال برا نہیں ہے تقریباً 28 میل میلو ں میل سو میل تخت رکھا
ہوا تھا پلک جھپکنے میں کتنا وقت ہو تا ہے بھئی آپ اس کو آن بھی نہیں کہہ
سکتے لمحہ بھی نہیں کہہ سکتے کیا کہہ گے اسے پلک جھپکتے ہی میرے خیال ہے
ایک سیکنڈ میں سو دفعہ پلک جھپک جا تی ہے ۔قرآن میں سارے فا رمولے موجود
ہیں فا رمولا موجود ہیں سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کا میلا د شریف
میں جا نا اب بتا ئیے جی یہاں سے کہتے ہیں سورج کا فا صلہ نو کروڑ میل ہے
اب سورج پہلا آسمان دو سرا آسمان تیسرا چو تھا پا نچواں چھٹا ساتواں عرش
کرسی بیت المعمور ست الممتاز ،جا وئے عظمت نو سمتیں ہیں یہ 72 کروڑ میل
حضور تشریف لے گئے نماز بھی پڑھائی انبیا ء علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کو بیت
المقدس میں ایک ایک آسمان کی سیر بھی کی جنت بھی دیکھی دو زخ کا بھی
معائنہ کیا ۔ فرشتے کے لئے ہم کلام ہو ئے حضرت ابرا ہیم علیہ السلام سے
ملاقات ہو ئی ،حضرت آدم علیہ السلام سے بھی ہو ئی ،حضرت موسیٰ علیہ
السلام سے بھی ہو ئی اللہ تعالیٰ سے راض و نیاز بھی ہوا اور واپس آئے تو کنڈی
ہل رہی تھی جس طرح مبارک گرم تھا یہ ٹائم لیس کا فا رمولا نہیں ہے اب اس

کہ علاوہ مسلمان کو کوئی کام ہی نہیں ہے کہ پیسے کہاں سے آئے کھا نا کہاں
سے کھا ئو ں گا جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا اللہ ...عربی آیت...کہ ہم رزق
بغیر حساب کے دیتے ہیں محنت مزدوری سے رزق کا کو ئی تعلق ہی نہیں ہے ۔
اگر محنت مزدوریوں سے ،فیکٹریوں سے کا رو باروں سے بازاروں سے بڑے بڑے شو
پنگ سینٹر سے اس کا تعلق ہو تا تو سارے پر ندے بھو کے مر جا تے سارے چو پا ئے
بھو کے مر جا تے یہ چو پائے ہیں یہ کون سی انہوں نے دوکانیں کھولی ہو ئی ہیں
یہ پر ندے ہیں کو ن سی انہوں نے دوکا نیں کھولی ہو ئی ہیں ۔کون سی
فیکٹریاں لگا ئی ہو ئی ہیں اگر آپ غور کر یں تو مسلمان کو ڈوب مر نا چا ہئے
پا نی میںکہ یہ پر ندوں سے اور چو پا ئے سے بھی سے گیا گزرا ہے ۔کیا ہم سے
اچھا کتا نہیں ہے رزق کے معاملے میں کیا وہ رو ٹی نہیں کھا تا ،شا دی نہیں کر تا
،اس کے بچے نہیں ہو تے ،کتے کے بچے اپنی ماں کا دودھ نہیں پیتے ،کتے کے بچے
جوان نہیں ہوتے کو ن سی وہ دو کا نیں کھو لی ہیں کو ن سے انہوں نے کا رخانے
کھولے ہیں ...عربی آیت ...اللہ ہر مخلوق کو رزق عطا کر تا ہے اب یہ چہل پہل
محنت مزدوری یہ اس لئے ہے کہ انسانی مشین بھی زنگ آلو د نہ ہوجا ئے ۔
انسان آپا ئج نہ ہو جا ئے معزور نہ ہو جا ئے اس کے گھٹنے دب نہ جا ئیں ۔.آپ
دیکھیں پر ندے صبح سے بیدار ہو تے ہیں سارے دن اِدھر سے اُدھر ... اُدھر سے
اِدھر...اِدھر سے اُدھر اتنی سے چڑیا ہو تی ہے آپ نے نہیں دیکھا اس کو اتنی اتنی
حر کتیں کیا وہ سارے دن رزق کی تلاش میں حرکت کر تی رہتی ہے اس کا تو
پیٹ بھی اتنا سا دس با رہ دانے کھا ئے اس کا پیٹ بھر گیا ۔کا ئنات میں ہر چیز
متحرک ہے حرکت اگر نہیں ہو گی حرکت اگر نہیں ہو گی تو کا ئنات میں جمود
آجا ئے گا ٹھہرائوساکت ہو جا ئے گی رو ک جا ئے گی ٹھہر جا ئے گی ۔نہ یہاں
گھر بنے گا نہ یہاں گا ڑی بنے گی نہ یہاں شا دی ہو گی نہ یہاں بچے ہو ں گے نہ
یہاںتعلیم ہو گی سب حر کت سے ہے ۔تو آپ یہ سمجھ لیںآپ محنت مزدوری کر
رہے ہیں اس لئے آپ کو رزق ملا ہے اگر محنت مزدوری کے بعد اگر آپ کو رزق
مل رہا ہے تو اماں کے پیٹ میں نو مہینے آپ نے کس طرح گزارے ۔اگر آپ کو
محنت مزدوری سے ہی رزق مل رہا ہے تو دو سوا دو سال تک ماں کا دودھ جو
آپ نے پیا ہے اس میں کیا محنت آپ نے کی اگر محنت مزدوری سے ہی آپ کو
رزق مل رہا ہے تو اٹھا رہ سال تک بیس سال تک اباانگلی پکڑوا کر چلتے رہتے
ہیں اور ساری عمر ساری تربیت دل میر کھتے ہیں بتا ئیے کو ن سا ایسا گھر ہے
جس میں اٹھا رہ سال کے بچے محنت مزدوری کے لئے چلے جا تے ہیں ایک باپ ہو
تا ہے ایک ماں ہو تی ہے وہ اپنے بچے کوپڑھا تے بھی ہے تعلیم بھی دلا تا ہے اور
آپ غور کر یں بڑی عجیب بات یہ ہے دن میں سوچ رہا تھا کہ ایک آدمی ہو تا ہے
ہوہ کہتے ہیں تمہا ری تو شا دی بھی نہیں ہو ئی وہ ڈرتاہے کہ بھئی میں تو
اکیلا آدمی ہومیرا توگزارہ ہو نہیں رہا شا دی کے بعد کیا ہو گا ۔صیحح تقریباً
سب ہی سوچتے ہیں یہ میرا خیال ہے نوے سے پچانوے فیصد تو ضرور سوچتے
ہیں پا نچ ہی فیصد ہی ایسی ہو تے ہیں جو بر حال وہ رشتے دار اس کے

قسمت اس کی بیوی آئے گی تو قسمت اچھی ہوجا ئے گی اور وہ شا دی ہو جا
تی ہے ہوہ آدمی جو شا دی سے ڈر رہا ہے گھبرا رہا ہے وہ اس لئے کہ گزارہ
کہاں سے ہو گا ؟اور با پ جب وہ اپنی عمر پر غور کر تا ہے تو ایک سے دو دو
سے چا ر چا ر سے چھ چھ سے دس دس سے با رہ اب وہ با رہ بچے ہر ایک تعلیم
بھی پا جا تے ہیں ، شا دیاں بھی ہو جا تی ہیں ان کے بچے کے بچے بھی ہو جا تے
ہیں ،اور بچے کے بچوں کی باپ جو ہے تقریبات بھی کر تا رہتا ہے ہکیا یہ غو رو
دفکر کا مقام نہیں ہے ایک آدمی جو شادی سے گھبرا رہا ہے ہے گزارہ کہاں سے
کرو ں گا وہ با دہ بچوں کے دس بچوں کی کیفا لت کر تا ہے نہ صرف یہ کہ
خالی رو ٹی کھلا تا ہے بلکہ شا دی بھی کر تا ہے ہاب وہ ہمارے ایک دو ست ہے
ملازم ہیں ہندوستان کا قصہ ہے ایک ملازم بیٹھا ہے انہوں نے اپنے والد کو دس
رو وپے دے دئیے انہوں نے کہا پہلی ملی تو ودس رو پے دے دو اب ابا خوش ہو ئے
بیٹے نے تنخواہ بھیجی تخریب کر ڈالی ہپو ری برا دری کو بلا لیا مگر یہ تو نہیں بتا
رہے بیٹے نے کتنی تنخواہ بھیجی بس بیٹے نے تنخواہ بھیجی بیٹے نے تنخواہ بھیجی
اس ز مانے میں تیس رو پے تقریب پر خرچ کر تے تھے ہبیٹے نے دس رو پے بھیجے
باپ نے تیس رو پے خرچ کئے اور جب وہ شا ادی ہو ئی تو گھبرا رہا تھا کہ گزارہ
کہاں سے ہو گا میرا تو اپنا ہی گزارہ نہیں ہو تا بیوی کا گزارہ کہاں سے ہو
گا ہکیا اس میں اللہ تعالیٰ کی راضا کی شا مل نہیں ہے ہکیا یہ سو چنے کی بات
نہیں ہے اچھا نہ صرف یہ کہ بچوں کی تعلیم و تر بیت ہو جا تی ہے اللہ تعالیٰ
اپنا یہ بھی فضل کر تا ہے اپنا ذاتی لے جا تا ہے بچوں کا بھی ایک آدھا پلاٹ ہوجا
تا ہے اور اگر مو قع مل گیا تو بچوں کا گھر بھی بنا لیتا ہے یہ سب دیکھئے یہ اللہ
تعالیٰ کے یہ وہ انعامات ہیں ،اللہ تعالیٰ کی وہ ر بوبیت ہے اللہ تعالیٰ کی وہ
خالقیت ہے ،کہ جو ہر انسان کے ساتھ ہمہ وقت مصروف ہے اللہ تعالیٰ ہر
انسان کے ساتھ ہمہ وقت ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں ...جہاں تم ایک ہو
وہاں میں دو سرا ہوں جہاں تم دو ہو وہاں میں تیسرا ہوں ہمیں ہی تمہا ری
ابتداء ہوں میں ہی تمہاری انتہا ء ہوں میں ہی تمہارا ظا ہر ہوں میںہی تمہا
را با طن ہوں ہمیں ہی تمہیں پیدا کر تا ہوں میں ہی تمہیں رو ز مارتا ہوں
میں ہی تمہیں روز زندہ کر تا ہوں ہاس اللہ کے لئے آپ نے کتنا شکر ادا کیا ہپا
نی موجودہے حلق بند ہو جا ئے کیا آدمی نہیں مر جا ئے گا ؟اب یہ سائنس داں
کہتے ہیں وہاں لندن میں بہت بڑا اجتماع تھا وہاں انگلش لوگ وہاں بہت سارے
تھے تقریر ہو ئی تقریر کے بعد سوال جواب ہو گیا تو میں نے کہا بھئی یہ
سائنسداں یہ کہتے ہیںآدمی جو ہے آکسیجن کی وجہ سے زندہ ہے مطلب یہ پا
نی بھی ہے ہوا بھی ہے لیکن وہ یہ کہتے ہیں آکسیجن ماحول میں اگر ہو گی تو
آدمی زندہ رہے گا اب یہ آپ کا فا رمولا صحیح ہے تو میں نے کہاں بھئی صحیح
ہے ہاب میں نے کہا بھئی یہ بات بتا ئو اگر گھر میں ایک آدمی مر گیا مطلب
پندرہ بیس آدمی گھر میں موجود ہیں تو اس میں گھر میں جو پندرہ بیس آدمی
زندہ ہیں آپ کہے رہے ہیکہ آکسیجن کی وجہ سے زندہ ہے تو اب ایک آدمی

کیوں مر گیا آکسیجن تو موجود تھی۔آپ غو ر کر یں اس بات کا اس مسجد میں
اتنے سارے لوگ بیٹھے ہو ئے ہیں ۔اب ہم یہ کہتے رہتے ہیں یہ سب اس لئے زندہ
ہیں یہاں آکسیجن بھری ہو ئی ہے ۔اور ہے آکسیجن ہے اب ان میں سے ایک
آدمی مر گیا اب آکسیجن ہے تو وہ کیوں مر گیا ؟اور اگر آکسیجن نہیں ہے تو
پندرہ کیوں زندہ ہیں ؟یہ سو آدمی بیٹھے ہو ئے ہیں یہ کیوں زندہ ہیں ۔تو اس
کامطلب ہے کہ جینا مر نا سب اللہ تعالیٰ کے اپنے نظام کے اوپر ہے ۔ایک آدمی
مر جا تا ہے ایک کروڑ آدمی زندہ رہتے ہیں اس ایک آدمی کے لئے کیا آکسیجن
ختم ہو گئی ۔نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جس دن تک رکھنا ہے اس کے لئے اللہ
تعالیٰ نے رزق فراہم کیا آکسیجن بھی تو رزق ہے ہر وہ چیز جو انسان کو زندہ
متحرک رکھے وہ رزق کے دا ئرے میں آتی ہے تو مسلمانوں کا علمیہ یہ ہے کہ
مسلمان اس طرف غوروفکر ہی نہیں کر تا کہ میں زندہ کس طرح ہوں مر تا
کیوں ہوں سو تا کیوں ہوں جاگ کیو ں جا تا ہوں اور آکسیجن کیا ہے دھوپ کیا
ہے ۔پا نی کیا ہے اور یہ سب چیزیں اس وقت تک اس کے اوپر منکشف نہیں ہو
سکتی جب تک انسان قرآن پاک میں تکبر نہیں کر ے گا تفکر نہیں کر ے گا غور
اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں ہم اگر قرآن کو نا زل کر دیتے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جا تے
۔اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قرآن ایک ایسی عظیم کتاب ہے کہ اس میں سے
آپ جو چا ہیں نکالیں ۔ہر چیز ا س میں ہے جو آپ کو چا ہئے...عربی آیت ...
اللہ تعالیٰ فرمکا تے ہیں ۔ہرچھوٹی سے چھوٹی چیز ہر بڑے سے بڑا فا رمولا اس
کتاب میں وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے ۔اللہ تعالیٰ ہمیں تو فیق عطا
فرما ئے کہ جب ہم یہ کہتے کہ ہم حضور پاک ﷺ کی امت ہیں تو ہم میںے بھی
ہے کہ حضور پاک ﷺ کی امت ہو نے کا جو تقاضہ ہے اس پر بھی عمل کر یں جب
ہم یہ کہتے ہیں ہم حضور پاکﷺ کی امت ہیں اور قرآن پاک میں تفکر نہیں کر
تے اور قرآن پاک میں تفکر نہ کر نے کے نتیجے میں ہم نا کام قوم بن جا تے ہیں تو
یہ سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کر تے
ہیں ۔حضور یہ نہیں چا ہتے کہ حضور کی امت محکوم اور غلام بن کر رہے ۔اگر
ایسا ہو تا تو حضور پاکﷺ کو غزوات میں جنگیں کر نے کی کیا کا ضرورت تھی
حضور پاک ﷺکو اتنی تکلیفیں برداش کر نے کی کیا ضرورت تھی ہوے تو یہ کہتے
تھے صاحب آپ ہمارے مذہب کو برا نہ کہیں ہمارے بتوں کو برا نہ کہیں آپ با
دشاہ بن جا ئیں ۔حضور نے اس بات کے لئے ساری زندگی جدو جہد کی کوشش
کی تکلیفیں بر دا ش کیں ۔ابھی یہاں ایک کتاب چھپی ہے محمد رسول اللہﷺ
سیرت کی تو جن لوگوں نے نہیں پڑی وہ ضرور پڑھیں اس میں میں نے کوشش
کی ہے کہ حضور پاک نے امت مسلمہ کے لئے کیسی کیسی تکلیفیں بردا ش کیں
ہیں ۔کن مسائل سے کن پر یشانیوں سے گزریں ہیں کیوں یہ سب کیوں ہوا ؟
اس لئے کہ حضور پاک ﷺ یہ چا ہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کی امت زمین پر
حکمراں ہو حضور کی امت کو عروج حاصل ہو ۔حضور کی امت مالی اعتبا ر
سے کسانی اعتبار سے عزت کے اعتبار سے ہر اعتبار سے دنیا کی تمام قوموں سے

اعلیٰ اور افضل ہو ۔حضور پاکﷺ کی دعا ہے حضور پاکﷺ نے فرمایا !یا اللہ مجھے
میری امت کو اس اخلاص سے بچا حضور دعا کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ امت کو
غریب نہ سمجھ مفلس نہ کر لیکن جب ہم حضورکی امت ہیں تو ہمارے اوپر یہ
فرض نہیں ہے کہ ہم جدو جہد کر یں کو شش کر یں تو جو حضور پاکﷺ نے اپنے
زمانے میں مسلمانوں کو عروج عطا فرمایا تھا وہ ہمیں بھی حاصل ہو اور یہ
جب ہی ہوگا جب ہم قرآن پاک میں تفکر کر یں گے اور سیدنا حضور علیہم
الصلوٰ ۃ والسلام سے سچی دلی محبت کر یں گے یہ جو محبت ہے نہ الصلوٰ
ۃوالسلام علیک یا رسول اللہ ...حج کر نا ،نماز پڑھنا ،زکوٰۃ کر نا آذانیں دینا یہ
سب زبانی کلامی ہیں اگر اس زبانی کلامی میں اگر آپ کی روح بھی دا خل ہو
جا ئے تو دنیا کی کو ئی قوم آپ کو غلام نہیںبنا سکتی۔اب عید کی نماز دیکھیں
بقر عید کی نماز میں دیکھیں سب فو جی نظام ہے اب امام نے کہا اللہ و اکبر تو
ایک لا کھ آدمی پیچھے کھڑے ہو ئے ہیں انہوں نے کہا اللہ و اکبر اب امام اگر رکو
ع میں جھک گیا تو اگر دو کروڑ آدمی پیچھے کھڑا ہے تو دو کروڑ آدمی رکوع میں
ہو گا تو یہ فو جی فلٹ ہے ۔اسلا م میں نماز کا سارا کا سارا نظام فو جی کی
طرح ہے جس قوم میں ایک ارب آدمی فو جی ہو۔مسلمانوں کی تعداد ایک ارب
ہے جس قوم میں ایک ارب آدمی فو جی ہوںاور پانچ وقت وہ فو جی مسدہ کر
تے ہوں ساتھ ساتھ اس کا ذہن بھی اللہ کی طرف ہو کیا اس قوم کو کو ئی
غلام بناسکتا ہے ۔پھر ہم کیوں غلام ہیں ہم غلام اس لئے ہیں کہ ہمارے سارے
وظائف جو ہیں جسمانی ہو کر رہ گئے ہیں آدھا کام تو ہم نے کر ہی لیا ہے
بھئی جسمانی نظام کا جو حرکت ہے مادی جو سلسلہ ہے وہ ہم نے پو را کر لیا
ہے اب ہمارے لئے تو کو ئی کام بھی باقی نہیں رہ گیا ہے اب ہمیں یہ کر نا ہے
یہ جسمانی نظام کو روح سے وابستہ کر نا ہے بس اب رو ح سے وابستگی بہت
آسان ہے وہ یہ ہے کہ آپ اپنے اندرکھوج لگا ئیں اپنے آپ کو ڈھونڈیں قرآن پڑھیں
قرآن کی حکمیت میں تفکر کر یں ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو فیق دے کہ ہم
حضور پاک ﷺ کے سامنے ہوں اچھا تو یہ کہ ہم مر نے سے پہلے حضور پاکﷺ کی
زیارت نصیب ہوجائے تو بڑے نصیب کی بات ہے اگر اس کے لئے کسی کو یہ شرف
حاصل نہیں ہوا تو مر نے کے بعد تو پیش ہو نا ہی ہو نا ہے اس سے کو ئی انکار
نہیں کر سکتا تو کیا منہ لیکر جا ئیں گے حضور پاکﷺ کے پاساگر حضور پاک ﷺ اگر
کیا ضرور پو چھیں گے حضور یہ نہیں پو چھیں گے میں تمہا رے لئے کتاب چھوڑ کر
آیا تھا تم نے اس کی کیا مشق کی میں نے تمہارے لئے اپنی زندگی کو بشر بنایا
اپنی زندگی کا پو را نمونی چھوڑ کر آیا تم نے اخلاق حسنہ پر کتنا عمل کیا ہمارے
پاس شرمندگی کے سوائے کیا جواب ہو گا ہر مسلمان کو چا ہئے اس دنیا میں
رہتے ہو ئے سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃوالسلام کے دربار میں جا نے کی تیاری کر
ے۔اور ہرمسلمان کی یہ خواہش ہو نی چا ہئے دعا ہو نی چا ہئے اللہ تعالیٰ
ایسا ضرور کر ے گا تو سیدنا حضور علیہ االصلوٰ ۃ والسلام کے دربار میں جب جا
ئیں ۔تو ہم خلوص ہو کر جا ئیں آمین یا رب العالمین ...اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 106

Track 2

Time 14:05

۲۔انسان اللہ کا دوست کس طرح بن سکتا ہے؟

معزیز کوو ڈینٹر اور طلبات طلبا ء اور ارکان کمیٹی کے نگہبان ہم ان کو سے دل سے خوش آمدید کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر تے ہیں آپ سب لوگ جس مقصد کے لئے دور دا ز کا سفر کر کے یہاں تشریف لا ئے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں آپ کو کا میابی عطا کر ے ۔جہاں تک ورکشاپ کا تعلق ہے اس کا موضوع آپ کے سامنے ہے خدمت خلق او ر سلسلہ عالیہ عظیمیہ کی تعلیمات ہم یہ بات جا نتے ہیں اور ہمارا ایمان اور یقین بھی ہے کہ سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام آخری نبی ہیں ۔ اور آ خری نبی ﷺ ہو نے کی جو دلیل ہے وہ یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب محمد ﷺ پر نعمتوں کی تکمیل کر دی ہے ۔اور دین پر مکمل کر دیا ہے ۔دین کو مکمل کر نا اور د ین نعمتوں کی تکمیل ہو جا نے کے بعد اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں میں اپنے محبوب بندے محمد ﷺ سے را ضی ہوگیایعنی اللہ تعالیٰ نے کا ئنات کو جس مقصد کے تحت بنایاتخلیق کیا وہ مقصد جا نتے ہیں بار بار اس میں خیالات کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی تخلیق اس لئے فرما ئی کہ اللہ تعالیٰ یہ چا ہتے ہیں بندے مجھ سے قربت حاصل کر ے ۔اور مجھے پہنچانے کا حق ادا کر یں ۔جتنااان کو صلاحیت عطا کر دی گئی ہے سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام پر دین کی تکمیل کی اور اللہ تعالیٰ کورا ضی کر نااس بات کی تصدیق کرتاہے یہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے اس مقصد کے بعد محمد ﷺ نے پو را کر دیا ۔سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کو خاتم النبیین جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا تو اس کا مطلب یہ ہوا حضور ﷺ سے پہلے جتنے بھی انبیا ء اکرا م اس دنیا میں تشریف لا ئے انہوں نے الہی مشن کے لئے جو جدو جہد کی مشرکین جس طرح اللہ کی وحدنیت کا پر چار کیا اس میں بہت سارے پیغمبر قتل کر شہید کردئیے گئے ۔شہر بدر کر دئے گئے ان کا با ئی کا ٹ کر دیا گیا انہیں طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں ۔لیکن ان کی زندگی کا رو شن یہ ہے کہ انہوں نے دنیا کی ہر تکلیف کو بر دا ش کر کے وحدنیت کے چراغ کو گم ہو نے نہیں دیا ۔اگر ا ف کی آندھی اورطو فان نے اس چراغ کو بھوجانا چا ہا تو اس سے پہلے وہ ٹم ٹماتا دیابھوج جا تا اس نے اس کو بھوجنے نہیں دیا اس سے پیغمبر اس ر وشنی کو پھیلا نے کے لئے انہیں طرح طرح

کی تکلیفیں بر دا ش کر نی پڑی ہاوار پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے تجھے
تخلیق کیا اپنے رب کے حکم سے جس نے تجھے تخلیق کیا علم کی تکمیل ہو ئی
نعمتوں کا اہتمام ہوا اس ذات مقدس کی زندگی کا آغاز علم سے ہوا ہےعلم کا
آغاز کہاں سے ہوا ؟علم کا آغاز وہاں سے ہواجہاں دو سرے پیغمبر آدم اپنا کام
کر کے ثابت یہ ہو ا کہ اللہ کی قربت حاصل کر نے کین لئے اللہ کے عرفان حاصل
کرنے کے لئے، اللہ کا دو ست بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نعمتوں کے حصول کے لئے
بنیادکے لئے ہسلسلہ عالیہ عظیمیہ بنیاد ی مقصد یہی ہے کہ پیغمبرا ن علیہم
الصلوٰ ۃ والسلام کی طرز فکر حاصل کر کے ان کی نقوش و شبہا ت پر چل کر
ان کی زندگی کو سامنے رکھ کر ہم وہ علم سیکھیں جو پیغمبروں کی طرز فکر
کو سے صال وہ علوم حا صل کر لئے جس علوم کے ذریعے سیدنا حضور علیہم
الصلوٰ ۃ والسلام پر اللہ کی نعمتوں کی با رش بر سی اور جن علوم کی بنیا دپر
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے حضرت محمد ﷺ سے راضی ہو گئی اور راضی ہو نے
کا منشا ء یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ د یا کہ راضی ہو جا بلکہ اللہ تعالیٰ
نے اپنے بندے کو قربت عطا ہوعربی آیت ...میرا اور میرے بندے کے درمیان دو
بندوں کے کمان کا فا صلہ رہ گیا یا اس سے بھی قریب کا مطلب اقرب بالکل
قریب تر ین فاصلہ جس کو آپ الفا ظ میں کسی طرح بیان نہ کر سکتے ہوں تو
اللہ تعالیٰ سے سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کی قربت کا اللہ تعالیٰ اس
فا صلہ کی خود نفی فرما تا ہے ہپھر اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں ہم نے اپنے بندے
راض و نیاز کیا ایسی با تیں کی اپنے بندے سے جو اب تک ہم نے بحیثیت خالق کے
کی مخلوق سے نہیں کی تھیں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ یہ خواب خیال
نہیں ہے نوع انسانی کواللہ تعالیٰ نے یہ بتا یا کہ یہ نہ سمجھا جا ئے کہ حضور
پاکﷺ نے کو ئی خواب دیکھ لیا ہے یا خیالی طور پر ان کو اللہ تعالیٰ سے قربت
حاصل ہو گئی ہے ...عربی آیت ...جو کچھ دیکھا جھوٹ نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے
اس بات کی بھی تصدیق فرما ئی کہ ہمارے بندے محمد رسول اللہﷺ سے جو
ہمیں قربت عطا کی جو ہم نے ان سے را ض ونیاز کی با تیں کیں جو خواب و
خیال کی بات ہے ہم اس بات کی تصدیق کر تے ہیں ہایک ایسی ہوا جن کو
قربت بھی عطا ہو ئی اور حضور سے اللہ تعالیٰ نے با تیں بھی کیں ہلیکن یہ
قربت اللہ تعالیٰ کا با تیں کر نااللہ تعالیٰ کا تصدیق کر نا سب علم کے دا ئرے میں
ہے ہپہلی وحی جب حضورپاک ﷺ پر تشریف لا ئی کہ پڑھ اپنے رب کے حکم سے
تو یہ پڑھنا اپنے رب کے حکم سے زیادہ اور اتنا زیادہ علم میں اضافہ کر گیا کہ
حضور پاکﷺ سے قربت حاصل ہو گئیہسلسلہ عالیہ عظیمیہ کی بنیا دی مقصد
یہی ہے کہ نو ع انسانی علوم کو حاصل کر یں ہجو علوم پیغمبران علیہم اسلام
کے مطابق ہو ں اور جن علوم کی بنیا د پر انسان کو اللہ تعالیٰ کی قربت بھی
حاصل ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض معروضات بھی پیش کر تا ہو اور
لبیک کہے تو متعلق سن بھی سکتے ہیں ہیہ سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا بنیا دی
مقصد ہے اس مقصد کے حصول کے لئے نام سلسلہ عالیہ عظیمیہ حضور قلندر بابا

اولیا ء نے ایک آسان تر ین کام بنایا وہ یہ ہے کہ ہر انسان اس بندے سے زیادہ
قریب ہوجاتا ہے اس بندے کی اعتبار کو عادات کو دلچسبیوں کودور کر تے ہیں ۔
اللہ تعالیٰ کی کا ئنات میں جب بھی آپ غور کر یںگے ۔آپ کو ایک ہی بات نظر
آئے گی اللہ تعالیٰ نے اس کا ئنات میں انسانی ضروریات کے لئے انسانی تقاضے کو
پو را کرنے کے لئے جتنے بھی وسائل پیدا کئے ہو ئے ہیں چا ند ہیں سورج ہیں، پا
نی ہے ،ہوا ہے، آکسیجن ہے، زمین ہے ،شجر و ہجر ہے ،نباتات ہے جب بھی آپ
غور کریں گے تو آپ کو ایک ہی بات نظر آئے گی کہ زمین کے اوپر تمام وسائل
انسان کی خدمت گزاری میںمصروف رہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو پا بند کر دیا
ہے انسان کی خدمت کر ی جا ئے ۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا برا ہ را
ست روح کی خدمت مصروف رہے ۔سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا مشن یہ ہے کہ
پیغمبراں طرز فکر حاصل کر نے کے لئے اللہ تعالیٰ سے قربت حاصل کر نے کے لئے
آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ عادات و ادوار اختیار کئے بغیر جو اللہ کی ہے اور نا ف
زول عمل ہے اور وہ اللہ کی عادت جو ہے وہ مخلوق کی خدمت کر یں آپ سب
حضرات ایک پلیٹ فا رم پر ان تعلیمات کو سیکھنا ہے جن تعلیمات کی بنیا دپر
انسان اللہ کادو ست بن جا تا ہے اور اللہ کا دو ست بن جا تا ہے اللہ تعالیٰ کے
ارشاد کے مطا بق ...عربی آیت ...کہ اس کی زندگی میں سکون کے علاوہ کچھ
نہیں آئے گا ۔جو آدمی اللہ کا دو ست بن جا تا ہے اس کی زندگی میں سکون کے
علاوہ کچھ نہیں ہے کو ئی چیز با قی نہیں رہتی میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم
سب کو صراط مستقیم پر قائم رکھے اور سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کی
علمی رو حانی مشن کو اور حضور الصلوٰ ۃ والسلام کی تعلیمات کو دنیا میں جا
ری رکھنے کے لئے سلسلہ عالیہ عظیمیہ کی تعلیمات پر کہ ایک پلیٹ فا رم پر اللہ
کی مخلوق کی خدمت کر کے وہ علوم حاصل کر یں کہ ان علوم کی بنیاد پر
شرف حاصل ہو ۔اختتام